بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۴ صلح ۱۳۴۵ ہش / ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ / ۱۴ جنوری ۱۹۶۶ء	نمبر ۱۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو تقویٰ کے قلعہ میں ہے وہ ہر قسم کے مصائب اور آفات سے محفوظ ہے

اس قلعہ سے جو شخص باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندوں سے بھرا ہوا ہے

"بات یہ ہے کہ جب انسان جذباتِ نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے۔ اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصہ میں آ کر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں۔ مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہوگا اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی جیسے فرمایا وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (س ۷) سو اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ عَادَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ (الحدیث) جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ متقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہوگا۔

لوگ بہت سی مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آ جاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ ان سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندہ جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۰-۱۰۱)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۳ جنوری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ امتحان انصار اللہ سہ ماہی اول ۱۹۶۶ء کے لئے حسب ذیل تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔

معیار اول۔ تاریخ امتحان ۱۸/۳/۶۶ بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۲۰/۳/۶۶ برائے بیرونجات نصاب (۱) سیر اشتہار (۲) نماز جنازہ کی دعائیں اور فریضہ نماز کے بعد کی ذکر و دعائیں۔

معیار دوم۔ سبز اشتہار کا مضمون زبانی سنگر (۲) نماز جنازہ کی دعائیں اور فریضہ نماز کے بعد کی دو دعائیں زبانی

زعمائے انصار اللہ سب اراکین کو شامل کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کرائیں۔ معیار دوم ناخواندہ اور معذورین کے لئے ہے۔ وہ زبانی سنکر زبانی امتحان دیں گے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

○ ربوہ ۱۳ جنوری۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس گذشتہ کئی روز سے بخار اور گلے کی خرابی کے باعث بیمار ہیں۔ اب اگرچہ پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ ربوہ ۱۳ جنوری۔ مکرم شیخ نور الحق صاحب آف ایم۔ این سنڈیکیٹ کی والدہ صاحبہ محترمہ کو پچھلے دنوں نمونیہ کا شدید حملہ ہو گیا تھا اور حالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی تھی۔ اب انہیں بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

○ نصیر احمد صاحب بالی آف سیالکوٹ حال کراچی کی اہلیہ چولہے سے آگ لگ جانے کی وجہ سے جل گئی ہیں اور سارا جسم جھلس گیا ہے۔ انہیں ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

(منیر الدین احمد سابق مبلغ مشرقی افریقہ ربوہ)

○ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔" (افسر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ جنوری ۶۶ء

تاریخ احمدیت کی جلد ششم ..... تبصرہ

اس وقت "تاریخ احمدیت" کی چھٹی جلد ہمارے سامنے ہے۔ یہ جلد "تاریخ احمدیت" کی گزشتہ جلدوں سے کئی ایک خصوصیات کی وجہ سے امتیاز رکھتی ہے۔ اول خصوصیت جو ظاہر سے تعلق رکھتی ہے یہ ہے کہ یہ گزشتہ جلدوں سے زیادہ ضخیم ہے۔ اصل متن کتابی سائز کے ۶۸۰ صفحات کے علاوہ تین عدد ضمیمات بھی اس میں شامل ہیں۔ جن کی مجموعی ضخامت ۲۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس طرح اس جلد کی مجموعی ضخامت تقریباً ۷۰۵ صفحات ہے۔ اس کے باوجود کاغذ لکھائی چھپائی گزشتہ جلدوں سے مطابقت رکھتے ہیں۔ جلد نہایت مضبوط ہے جو ضخامت کے پیش نظر قابلِ تعریف ہے۔

ان ظاہری اوصاف سے قطع نظر تاریخ احمدیت کا یہ حصہ اس لئے بھی خاص اہمیت رکھتا ہے کہ اس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ان سرگرمیوں پر روشنی پڑتی ہے۔ جو حضورؓ نے عام انسانی اور خاصکر مسلم قوم کی بہبودی اور فلاح کے لئے سر انجام دیں۔ اس ضمن میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے تمہیدی الفاظ نقل کر دینا کافی ہیں جو اس جلد کے شروع میں دیئے گئے ہیں اور جو حسب ذیل ہیں۔

"یہ چھٹی جلد ان کارناموں پر مشتمل ہے جو آپ نے مسلمانوں کے لئے سرانجام دیئے اور ہر موقعہ پر راہ نمائی فرمائی اور جہاں اور جس جگہ جس پہلو سے مسلمانوں کو کمزور دیکھا، مظلوم دیکھا، غلطی خوردہ دیکھا، آپ اپنی جانب سے اپنے ذاتی درد کے جوش سے جو آپ تمام اہل اسلام کے لئے دل میں بھرا رکھتے تھے مدد کے لئے کھڑے ہو گئے۔ کسی کے پکارنے اور امداد طلبی کی ضرورت نہ تھی کیونکہ آپ میں فطرتاً مسلمانوں کی خدمت کا جذبہ اور محبت، ہمدردی، بدرجہ اتم موجود تھی جو بھی جماعت احمدیہ کے ساتھ کسی کا سلوک رہا، آپ نے کبھی اس کو یاد نہیں رکھا۔ کبھی مسلمانوں کے مفاد سے بے پرواہ نہیں ہوئے کہ اگر مسلمانوں نے اس جماعت اور اس تازہ سرسبز ثمر خیز شاخِ اسلام کی قدر نہیں جانی۔ تو ہم پر ان کی حالت پر افسوس کرنا اور رحم کھانا ہی واجب ہے۔ گو نادانی اور کم فہمی سے بعض نادانوں کے غلط پروپیگنڈا سے یا کم علمی و ناواقفی سے انہوں نے حق کو نہ پہچانا اور قدر نہ کی۔ مگر ہمارا کام تو ہر وقت ہر موقعہ پر ان کی خیرخواہی اور ہر رنگ میں ان کی مدد کرنا ہے۔ ہمیں وہ عزیز ہیں ان کا سکھ ہمارا سکھ اور ان کا دکھ ہمارا دکھ ہے۔ ان کی عزت ہماری عزت، ان کی ذلت ہماری ذلت ہے۔

غرض ہر ضرورت کے وقت اپنے خاص اہم کاموں میں بھی التوا کی پرواہ نہ کرتے ہوئے آپ تڑپ کر اسلام کے نام پر آگے بڑھے کہ

آخر کنند دعویٰ حبِّ پیمبرم"

(تاریخ احمدیت جلد ششم صلا دب)

مکرم ابو المنیر نور الحق صاحب مینجنگ ڈائریکٹر کے تمہیدی الفاظ مزید وضاحت کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

"اس جلد کا ہر ہر لفظ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ بابرکت وجود جس کے اس دنیا میں آنے سے پہلے یہ کہا گیا تھا کہ وہ اسیروں کا رستگار ہوگا کس شان سے یہ خدا تعالیٰ کا کلام پورا ہوا۔ اس جلد میں ان تمام کارناموں کا مبسوط طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ جو سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے متحدہ ہندوستان کے مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کے لئے سرانجام دیئے اور کانگرس کے ہندو لیڈروں کی زبردست مخالفت اور مزاحمت کے باوجود مسلمانوں کو ایک بلند مقام پر لا کھڑا کیا۔ جہاں سے وہ اپنی منزلِ مقصود کو بخوبی دیکھ سکتے تھے۔ اسی طرح حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مظلوم اہالیانِ کشمیر کے لئے جو محیر العقول جدوجہد کی اس کا بھی مفصل ذکر اس کتاب میں آ رہا ہے۔" (صج جلد ندکو)

باغِ احمد کا آبیار گیا

– از مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب –

باغِ احمد کا آبیار گیا
احمدیت کا شاہسوار گیا

چاند تھا چودھویں کا چودھویں تھی
جب وہ رخصت ہوا نہار گیا[1]

تھی کرامت قلم زباں اعجاز
علم و حکمت کی آبشار گیا

برکتیں پائیں جس سے قوموں نے
وہ اخص اور وہ نامدار گیا

تھا ازل سے یہی مقدر میں
"یار کے پاس اس کا یار گیا"[2]

رحمتِ حق تھا حق کے پاس گیا
بامراد آیا کامگار گیا

اک جنازے پہ آ نما جمِ غفیر
اک گیا ہے کہ اک ہزار گیا

دیکھ کر وقتِ رخصتی اس کا
ہو کے دشمن بھی شرمسار گیا

وہ جو تھا باعثِ سکون و رواح
چھوڑ کر ہم کو سوگوار گیا

[1] بوقت صبح
[2] "تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔"

(تاریخ احمدیت کی جلد ششم ..... تبصرہ — بقیہ)

اس جلد کی یہ خاص خصوصیات ہیں تاہم اس جلد میں اکثر وہ واقعات بھی آ جاتے ہیں۔ جو خلافت المسیح الثانیہ کے دور ۱۹۲۷ء تا ۱۹۳۱ء سے تعلق رکھتے ہیں۔ کتاب کے حصہ اول میں پہلے ۲۵۲ صفحات میں ان تمام واقعات کا عمومی ذکر آ جاتا ہے۔ لیکن اس جلد کی سب سے بڑی خصوصیت کتاب کا دوسرا حصہ ہے جو تقریباً ۴۰۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اور جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان عظیم الشان سرگرمیوں کا تذکرہ ہے جو آپ نے آزادی کشمیر کے متعلق دکھائیں۔ اس لحاظ سے یہ حصہ خاص طور پر قابلِ مطالعہ ہے اور آزادی کشمیر کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے لائق ہے۔ یہاں ہم ناشرین سے استدعا کرتے ہیں کہ اگر ہو سکے تو اس حصہ کو علیحدہ بھی ایک جلد میں شائع کیا جائے۔ اس حصہ میں تحریک آزادی کشمیر کے متعلق اول سے آخر تک سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور موجودہ حالات میں اس کی وسیع اشاعت بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ کتاب کے آخری حصہ میں تین عدد ضمیمات بھی اسی حصہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن میں اس تحریک کے متعلق نہایت قیمتی دستاویزات شامل کی گئی ہیں۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہم تحریرات اور خطوط پر مشتمل ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

خطبۂ نکاح

ہمارے تمام تعلقات خدا تعالیٰ کی مرضی اور اسکے احکام کے تابع ہونے چاہئیں

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

حضرت امام جماعتِ احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز عصر ایک دوست خلیل احمد صاحب ولد ناظر دین صاحب اور امۃ الحفیظ نصرت صاحبہ محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اعلان سے قبل حضور نے خطبہ نکاح میں جو نصائح فریقین کو ارشاد فرمائیں وہ افادۂ احباب کے لئے شائع کی جا رہی ہیں۔

(خاکسار محمد صادق سماٹری انچارج شعبہ زود نویسی)

خطبہ عربی اور آیات نکاح کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

نکاح کرنے اور

آئندہ نسل کے چلانے کی خواہش

ایک طبعی خواہش ہے جو ہر انسان میں پائی جاتی ہے۔ مگر ایک مومن نکاح کا رشتہ استوار کرتا ہے تو اس لئے نہیں کہ نسل اس کے خاندان کا نام روشن کرے گی یا اس کے ورثہ کی وارث ہو گی۔ نہیں۔ بلکہ اس کی نیّت اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کی نسل خدا تعالےٰ کی عظمت کو ظاہر کرے گی اور اس کے جلال کو قائم کرے گی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے دلوں میں اور اپنے ماحول میں پیدا کرے گی۔ اس لئے وہ رشتہ استوار کرنے کے ساتھ ساتھ یہ دعا بھی کرتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کی اولاد کو بھی حلاوتِ ایمان نصیب کرے۔

آج میں

جس حدیث کے متعلق

اِس وقت بیان کرنا چاہتا ہوں وہ اسی مضمون سے تعلق رکھتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ثلاث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان أن یکون اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما (الحدیث) یعنے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جس شخص میں تین باتیں پائی جاتی ہیں وہ ایمان کی حلاوت کو پا لے گا پہلی بات جو اس حدیث میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے، کہ مومن کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ سے کامل محبت ہوتی ہے اور اس کے سارے اعمال اس نقطۂ مرکزی (محبتِ خالق و محبتِ رسولؐ) کے گرد گھومتے ہیں۔ یا یوں کہئے کہ خدا تعالےٰ اور رسولؐ کی جو محبت اس کے دل میں ہوتی ہے۔ وہ دوسری چیزوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جاتی ہے۔ پس خدا تعالےٰ رشتے قائم کرنے سے نہیں روکتا۔ وہ محبت کرنے سے بھی نہیں روکتا بلکہ وہ تو حکم دیتا ہے کہ دوسروں سے پیار کرو اور رشتے قائم کرو مگر یہ محبت اور رشتے خدا تعالےٰ کی مرضی کے مطابق اور اس کے احکام کے تابع ہونے چاہئیں۔

جو محبت خدا کے لئے قائم کی جائیگی اس میں کوئی روحانی فساد نہیں ہو گا۔ اور نہ ہی کوئی دنیوی فتنہ پیدا ہو سکے گا۔ دنیوی لوگوں میں فتنہ و فساد اس لئے پیدا ہوتا رہتا ہے کہ ان کی محبت اور تعلق خدا تعالےٰ کے حکم اور رضا کے مطابق نہیں ہوتا۔

ابھی کچھ دن ہوئے میرے نام

ایک دوست کا خط آیا

کہ میرا بیٹا بیوی کے ہتھے چڑھ گیا ہے۔ وہ بیوی کا تو خیال رکھتا ہے لیکن میرے حقوق ادا نہیں کرتا۔ یہ اسی لئے ہوا کہ خدا کے احکام کو مدّنظر نہیں رکھا گیا۔ خاوند بے شک بیوی سے محبّت رکھے اور بیوی خاوند سے محبّت رکھے مگر یہ محبت خدا تعالےٰ کے لئے ہونی چاہیئے۔ اگر ایسا ہو گا تو یقیناً بیٹے کو خیال رہے گا کہ اسے باپ کے حقوق کو بھی نبھانا ہے جو اللہ تعالےٰ کے قائم کردہ ہیں۔

دوسری بات اس حدیث میں یہ بیان کی گئی ہے کہ ایک مومن یہ تو گوارا کر لیتا ہے کہ وہ آگ میں پھینک دیا جائے لیکن یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ وہ کفر کی طرف لوٹے اور پھر اسی میں پڑا رہے۔ اس جملہ میں یعود الی الکفر نہیں بلکہ الیٰ کی بجائے فی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اشارہ کیا گیا ہے کہ مؤمن بھی انسان ہوتا ہے اور انسان غلطی کر سکتا ہے اور کرتا ہے لیکن

مؤمن جب کوئی غلطی کرتا ہے

تو وہ اس میں پڑا رہنا ہرگز پسند نہیں کرتا بلکہ وہ فوراً دعا مانگتا ہے۔ خدا تعالےٰ سے معافی چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے معاف کیا جائے۔ آئندہ ایسا کبھی نہ کرونگا وہ سمجھتا ہے کہ کفر کی طرف عود گویا جہنم کی آگ میں پڑ جانا ہے۔ آپ دیکھ لیں دنیا کا کوئی شخص پسند نہیں کرتا کہ وہ آگ میں پڑے یا تنور میں داخل ہو جائے۔ جب کسی کا بچہ آگ کے قریب جاتا ہے تو والد کیا والدہ کیا سب اس کو آگ سے بچانے کے لئے لپکتے ہیں۔

پس کفر کی کسی بات کی طرف کبھی نہ لوٹنا چاہیئے۔ قرآن و حدیث میں آتا ہے کہ

جنّت کے آٹھ دروازے ہیں

اور دوزخ کے سات۔ مؤمن کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ دوزخ کے سارے دروازوں کو اپنے اوپر بند کرے۔ اگر وہ چھ دروازے تو بند کر لیتا ہے لیکن ایک کھلا رکھتا ہے تو پھر بھی وہ خطرہ میں ہی ہوتا ہے۔ اگر وہ ایک دروازے سے جہنّم میں داخل ہو جائے تو چھ کے بند کرنے کا کیا فائدہ؟ پس دوزخ کے ہر دروازے کو بند کرنا چاہیئے۔ اور جنت کے ہر دروازے میں سے داخل ہونے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ سب کو بھی اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اعلانِ نکاح کے بعد فرمایا

آئیے اب ہم سب مل کر دُعا کر لیں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک کرے اور اس رشتہ سے ایسی نسل چلے جو حقیقتاً اسلام کی اور احمدیت کی خادم ہو۔

(اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی جس میں سب حاضرین بھی شامل ہوئے)

لیڈر (بقیہ صہ ۲)

الغرض یہ ان خصوصیات میں سے چند ہیں جو اس جلد میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اور خصوصیات ہیں جو قابلِ مطالعہ ہیں اور جو تاریخِ احمدیت کے اس درخشاں دَور سے تعلق رکھتی ہیں۔

کتاب کے شروع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ایک یادگار شبیہ مبارک کے علاوہ جا بجا کئی فوٹو مختلف اوقات اور حالات کے متعلق شامل کئے گئے ہیں جن سے کتاب کی شان اور بڑھ جاتی ہے۔

بہرحال جلد زیرِ تبصرہ تاریخِ احمدیت کے ضمن میں ایک نہایت اہم اور قابلِ تحسین کارنامہ ہے جو مرتبین اور ناشرین کے لئے فی الواقعہ سرفرازی اور افتخار کے جواز کے لئے کافی سے بھی زیادہ ہے۔ اور ہم ان تمام دوستوں کو مبارکباد دیتے ہیں جن کی محنت اور قربانی سے یہ جلد پایۂ تکمیل کو پہنچی اور اشاعت پذیر ہوئی ہے۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے تاریخ احمدیت کے ایک درخشاں باب کو مشتاقین کے ہاتھوں تک پہنچایا ہے اور ان کی دعاؤں کے مستحق ٹھہرے ہیں۔

کتاب کے مؤلف مکرم مولوی دوست محمد صاحب خاص طور پر تعریف کے مستحق ہیں جنہوں نے رات دن محنت کرکے اس کام کو سرانجام دیا ہے۔ آپ کے علاوہ ادارۃ المصنفین کے تمام مخلص کارکن خاص کر مینیجنگ ڈائریکٹر مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب بھی مستحق مبارکباد ہیں جن کی کوشش سے جلد ششم منصۂ شہود پر آئی ہے۔

شائقین کو چاہیئے کہ اپنی جلد جلد از جلد حاصل کر لیں ورنہ پھر انہیں دوسری اشاعت کا انتظار کرنا پڑے گا۔ تاریخِ احمدیت کی یہ جلد ایسی ہے کہ احباب نہ صرف اپنی لائبریریوں کی اسے زینت بنائیں بلکہ چاہیئے کہ مقتدر احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر غیر از جماعت دوستوں اور پبلک لائبریریوں کو بطور تحفہ پیش کریں۔ ادارۃ المصنفین اور ربوہ کے ہر کتب فروش سے قیمتِ مقررہ پر حاصل کی جا سکتی ہے۔

[illegible] پبلشر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

مغربی تہذیب کا بڑھتا ہوا اثر

اور

جماعتِ احمدیہ کی ذمہ داریاں

تقریر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ۔ برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء

(قسط ۶)

گناہوں سے معافی مانگنا

دوسرا کام اپنے گناہوں کی معافی مانگنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے دوزخ کے عذاب سے بچائے جس کا عذاب انسان برداشت کرنے کے قابل نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دوزخ کے متعلق فرمایا ہے وہ اگر ہمارے سامنے ہو تو ممکن نہیں کہ انسان اس سے بچنے کے لئے اللہ کے حضور گریہ وزاری نہ کرے۔ صرف اس پر یقین کی کمی ہے جو گناہ پر جرأت دلاتی ہے۔ ورنہ اگر انسان کو یقین ہو کہ اس کے گناہوں کی سزا دی جائے گی اور سزا بھی ایسی جو قطعی ناقابلِ برداشت ہوگی۔ اور جس کے تصور سے بھی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تو وہ کبھی گناہ کے لئے جرأت نہ کرے۔ اس عذاب کے متعلق چند ایک قرآنی آیات ذکر کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

انّ عذاب ربک لشدیدٌ

یعنی تیرے رب کا عذاب نہایت سخت ہوگا۔ جس کو اللہ تعالیٰ شدید فرماتے اس کی شدت کا اندازہ انسان نہیں کرسکتا۔

پھر فرماتے ہیں :-

یودّ المجرم لو یفتدی
من عذاب یومئذٍ ببنیہ ○
وصاحبتہٖ واخیہ ○ وفصیلتہ
الّتی تؤیہ ○ ومن فی الارض
جمیعًا ثمّ ینجیہ ○ کلّا
انّھا لظٰی ○ نزّاعۃً للشّوٰی ○
تدعوا من ادبر وتولّٰی ○
وجمع فاوعٰی ○

(پارہ ۲۹ سورۃ المعارج آیت ۱۱ تا ۱۹)

یعنی انسان یہ چاہے گا کہ وہ اس روز اس عذاب سے چھوٹ جائے اپنے بیٹوں۔ اپنی بیوی اپنے بھائی اور اپنے قبیلہ کو جو اسے پناہ دیتا تھا بطور فدیہ دے کر۔ اور وہ سب کچھ بھی دے کر جو زمین میں ہے تا وہ اس عذاب سے نجات پائے لیکن ایسا ہرگز نہیں ہو سکے گا۔ وہ عذاب شعلے مارتا ہوا ہوگا اور کھال کو اُتار دینے والا ہوگا۔ اور ہر اس شخص کو بلائے گا جس نے خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری سے منہ موڑ لیا اور پھر گیا اور مال و دولت جمع کیا اور اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کی بجائے اس کی حفاظت کی۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ انسان اپنی پیاری سے پیاری چیز دے کر بھی عذاب سے بچنا چاہے گا لیکن اس کے لئے ہر راستہ بند ہوگا اور اسے عذاب برداشت کرنا ہی پڑے گا۔ کیسی خوفناک صورت ہے۔

ایک جگہ فرماتے ہیں :-

والّذین لم یستجیبوا لہٗ
لو انّ لھم مّا فی الارض
جمیعًا وّمثلہٗ معہٗ
لافتدوا بہٖ۔ اولٰٓئک لھم
سوٓء الحساب وماْوٰھم
جھنّم وبئس المھاد۔

(پارہ ۱۳ سورہ رعد آیت ۱۸)

یعنی وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار نہ کی وہ اگر ساری دنیا کے مالک بھی ہوں بلکہ اس کے برابر ایک اور دنیا کے بھی تو وہ اسے دے کر عذاب سے چھوٹنا چاہیں گے لیکن ان کے لئے بُرا حساب ہوگا اور ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

اس زندگی میں تو انسان معمولی معمولی چیزیں بھی اس سے بچنے کے لئے خرچ کرنا نہیں چاہتا لیکن جب وہ اسے واقعی دیکھ لیگا تو ساری دنیا بلکہ اتنی اور دے کر چھوٹنا چاہے گا۔ کاش اس سے قبل ہی اس کو جہنم کا علم ہو جائے تو وہ ایسی غفلت نہ کرے۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں :-

واَمّا من اوتی کتٰبہ بشمالہٖ
فیقول یٰلیتنی لم اوت کتٰبیہ
ولم ادر ما حسابیہ۔ یٰلیتھا
کانت القاضیۃ۔ مآ اغنٰی عنّی
مالیہ۔ ھلک عنّی سلطٰنیہ
خذوہ فغلّوہ۔ ثمّ الجحیم صلّوہ
ثمّ فی سلسلۃٍ ذرعھا سبعون
ذراعًا فاسلکوہ۔ انّہٗ کان لا
یؤمن باللّٰہ العظیم۔ ولا یحضّ
علٰی طعام المسکین۔ فلیس لہ
الیوم ھٰھنا حمیمٌ وّلا طعامٌ
الّا من غسلینٍ لّا یاکلہٗٓ الّا
الخاطئون۔

(پارہ ۲۹ سورۃ الحاقہ آیات ۲۵ تا ۳۷)

یعنی جسکو اس کا اعمالنامہ اسکے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا تو وہ کہے گا کاش میرا اعمالنامہ مجھے نہ دیا جاتا اور مجھے پتہ نہ لگتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ کاش موت مجھے ختم کر دینے والی ہوتی۔ میرے مال نے بھی مجھے کام نہ دیا میرا غلبہ بھی سب جاتا رہا۔ پکڑو اسکو۔ پھر اسے طوق پہناؤ۔ پھر اسکو بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالو۔ پھر اسکو ستر ہاتھ لمبی زنجیر پہناؤ۔ یہ اس عظیم خدا پر ایمان نہیں رکھتا تھا اور مسکین کے کھانا کھلانے کے لئے ترغیب نہ دیتا تھا۔ پس آج اس کا یہاں کوئی دوست نہیں اور زخموں کے دھوون کے سوا اسکے لئے کوئی کھانا نہیں۔ نہیں کھائیں گے اسے مگر خطاکار۔

اس قسم کا عذاب ہے جو مجرموں کے لئے تیار ہوگا۔ کیا بھیانک اور خوفناک اس کا نقشہ ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں بتایا ہے۔ یہ تو صرف چند آیتیں ہیں جو یہاں لکھی گئی ہیں ورنہ سینکڑوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ عذاب کیسا ہوگا اور انسان کو کس قدر ضرورت ہے اس سے بچنے کی۔

ان آیتوں میں جن کا ترجمہ کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے ان سب باتوں پر جو آپ نے اپنے رسولؐ کے ذریعے بتائی ہیں۔ ہم ایمان لائے آپ کے کلام پر۔ ہم ایمان لائے آخرت پر۔ ہم ایمان لائے اس بات پر کہ آپ کے فرمانبرداروں کے لئے جنت ہوگی اور آپ کے نافرمانوں کے لئے جہنم ہوگا۔ تو ہمارے گناہوں کو بخش۔ ہم سے ہر وقت لغزشیں صادر ہوتی ہیں تو ہمیں معاف فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا کہ وہ ناقابلِ برداشت ہوگا۔ اس کا فکر ہر وقت ان کی جان کو گداز رکھتا ہے اور انہیں اللہ کے حضور عاجزی کے ساتھ جھکاتا ہے۔ اور ان کی دنیوی لذتوں اور آسائشوں کو ان کے لئے بدمزہ کر دیتا ہے کیونکہ ان کے نیچے آگ کا عذاب نظر آ رہا ہوتا ہے۔

صبر وقناعت

ہمارا تیسرا کام اللہ تعالیٰ نے الصابرین کی صفت بیان فرما کر بتایا ہے یعنی ہمیں چاہیئے کہ ہم دنیا کے بارے میں صبر و قناعت سے کام لیں۔ بدیوں سے بچیں۔ نیکی پر مضبوطی سے قائم ہوں اور مصائب اور مشکلات میں جزع فزع نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا راستہ مشکل ہے لیکن صبر کرنے والوں کے لئے آسان کیا جاتا ہے۔ ان کو دنیا کی لذتیں اور دنیا کے آرام اپنی طرف مائل نہیں کرتے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر تنگی اور ترشی برداشت کرنے میں لذت پاتے ہیں۔ وہ نرم بستروں سے الگ ہو کر سخت فرشوں پر سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ غرض صبر ہر پہلو میں ان کا ساتھ دیتا ہے اور ان کو تھامے رکھتا ہے۔ وہ فریب کی دلکش چیزیں دیکھ کر بے صبر نہیں ہو جاتے بلکہ آخرت کا انتظار کرتے ہیں۔ بے شک یہاں بھی اللہ تعالیٰ ان کو حقیقی نعمتوں سے محروم نہیں رکھتا۔ ان کو بہت کچھ دیتا ہے۔ اور ان کی روح کے ساتھ ساتھ ان کے جسم کی ضرورتوں کو بھی پورا کرتا ہے لیکن وہ اپنے دلوں میں اس کے لئے سب کچھ قربان کر دیتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ دوسرے لوگ ہر وقت دنیا کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں۔ مگر وہ اپنے رب کی رضا جوئی میں سرگرداں رہتے ہیں اور دنیا کو کوئی وقعت نہیں دیتے۔ ان کا رب اس میں سے ان کو جتنا حصہ چاہتا ہے دیتا ہے مگر ان کا مقصود وہ نہیں ہوتا۔

سو اگر ہم مغربی تہذیب کو مٹانا چاہتے ہیں اور اسکی جگہ وہ تہذیب لانا چاہتے ہیں جو ہمارے خدا کو پسند ہے تو اس کے لئے ہمیں صبر و قناعت کا اعلیٰ نمونہ دکھانا پڑے گا۔ تب ہم میں اس تہذیب کا مقابلہ کرنے کی طاقت پیدا ہوگی اسکے برعکس اگر ہم خود ہی ان مادی چیزوں میں منہمک ہو جائیں گے جو اس تہذیب کی بنیاد ہیں یعنی عورتیں، مال و زر اور ان کے لوازمات تو ہم خود بھی اسی تہذیب میں جذب ہو جائیں گے (باقی)

ضروری اعلان

خاکسار کو اپنے گھر کے لئے فوری طور پر ایک محنتی، دیانت دار، شریف، اچھا کھانا پکانے والے باورچی کی ضرورت ہے جو بیماروں کا کھانا بھی اچھی طرح سمجھ کر تیار کر سکے کیونکہ خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے بیمار ہیں جن کیلئے خاص طور پر پرہیزی غذا کی ضرورت ہے۔ پس میں مخلص احمدی دوستوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ اگر وہ اس قسم کے باورچی کا انتظام کر سکتے ہوں تو خاکسار از حد ممنون ہوگا۔ تنخواہ انشاء اللہ حسب قابلیت معقول دی جائیگی۔ خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

چند سوال اور اُن کے جواب

مکرم ملک سیف الرحمان ناظم افتاء - ربوہ

سوال - کیا نماز تراویح میں چار رکعت کے بعد کچھ وقفہ کے دوران بعض دعاؤں کا پڑھنا یا ذکر کرنا ضروری ہے غیر احمدی تو خاص دعا پڑھتے ہیں۔

جواب - نماز تراویح میں چار رکعت پڑھنے کے بعد کچھ دیر بیٹھنا اور سستا لینا مستحب اور موجب ثواب و برکت ہے اسی طرح اس وقفہ کے دوران میں دعا کرنا یا ذکر الٰہی کرنا بھی ٹھیک ہے لیکن کسی خاص دعا یا ذکر کا ثبوت احادیث صحیحہ سے نہیں ملتا اسلئے کسی خاص دعا کے پڑھنے پر اصرار نہیں کرنا چاہیئے اور اگر کوئی پڑھے تو اسے روکنا بھی نہیں چاہیئے دونوں صورتیں جائز ہیں۔

سوال - روزے رکھوانے کے لئے جیسے پیسے دیئے ہیں اُسے پیسے کبھی اور نے بھی دے رکھے ہیں۔ کیا ایسے شخص کو پیسے دیئے جا سکتے ہیں؟

جواب - یہ خیال غلط ہے کہ کسی کو پیسے دے کر روزے رکھوائے جائیں اصل حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بوجہ معذوری روزے نہیں رکھ سکتا تو وہ ہر روزہ کے بدلہ کسی مسکین محتاج کو دونوں وقت کا کھانا کھلائے یا اس کھانے کی قیمت ادا کرے۔ جس مستحق کو فدیہ دیا گیا ہے اسکے لئے یہ ضروری نہیں کہ اسکے بدلہ میں وہ روزہ بھی رکھے اگر وہ خود بیمار ہے یا نابالغ ہے تو روزہ نہیں رکھے گا لیکن اسکے باوجود اپنی محتاجی کے پیش نظر فدیہ لینے کا مستحق ہوگا۔ البتہ جس مستحق کو فدیہ دیا گیا اگر وہ روزے رکھتا ہے تو یہ امر مزید ثواب کا موجب یقیناً ہے لیکن یہ شرط لازم نہیں۔

سوال - ایک شخص نماز تراویح میں اس وقت شامل ہوا جب چند رکعتیں پڑھی جا چکی تھیں کیا اسکے لئے فوت شدہ رکعات پڑھکر آٹھ رکعت کی تعداد پوری کرنا ضروری ہے؟

جواب - تراویح کی نماز نفل ہے اور نفل اُسی نماز کو کہتے ہیں جس کا پڑھنا ضروری نہ ہو آٹھ رکعت پڑھنے سے ثواب زیادہ ملتا ہے اگر کوئی حسب طاقت یا گنجائش وقت دو چار یا چھ رکعت پڑھے تو بھی جائز ہے ہاں ثواب بھی اسی قدر کم ہوگا اسیطرح اگر کوئی چاہے تو بعد میں باقی ماندہ رکعتیں پڑھکر آٹھ یا بیس جتنی چاہے پوری کر سکتا ہے اس میں کوئی شرعی روک نہیں۔

سوال - کیا نماز وتر کے بعد نوافل پڑھے جا سکتے ہیں۔

جواب - یہ عمومی ارشاد ہے اور ایسا کرنا مستحسن ہے تاہم اگر کوئی چاہے تو وتروں کے بعد مزید نوافل پڑھ سکتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ بعض اوقات آپ وتروں کی نماز کے بعد بیٹھکر دو رکعت نفل نماز پڑھتے تھے (مشکوٰۃ ص۱۱۳) گو آپ کی یہ سنت جاریہ نہ تھی۔

سوال - رات کو تراویح کے ساتھ وتر پڑھنے کے بعد کیا صبح کو تہجد کے ساتھ وتر دوبارہ پڑھنے ہونگے اگر وتر نہ پڑھے تو ادائیگی نوافل کی کیا صورت ہوگی اور اگر وتر پڑھے تو رات کے پڑھے ہوئے وتروں کی کیا نوعیت ہوگی۔

جواب :- دونو صورتیں جائز ہیں اس کا ایک طریق جو بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختیار کیا یہ تھا کہ تہجد کے وقت شروع میں ایک رکعت پڑھ لی تاکہ رات کے پہلے حصہ میں پڑھی ہوئی تین رکعتوں کے ساتھ مل کر اسکو چار بنا دے پھر دو دو رکعت نفل پڑھے اسکے بعد تین رکعت وتر پڑھتے۔

سوال :- روزہ چھوڑنے کے لئے سفر کی کیفیت اور مسافت کی کیا حد بندی ہے۔

جواب :- اصل حکم یہ ہے کہ سفر جاری میں روزہ رکھنا نہ صرف کوئی نیکی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی رعائت کی ناقدری اور ایک حد تک نافرمانی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا اولٰئک العصاۃ یہ لوگ نافرمان ہیں پوری یہ ہے :-

"عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرج الی مکۃ عام الفتح فصام حتی بلغ کراع الغمیم و صام الناس معہ فقیل لہ ان الناس شق علیھم الصیام وان الناس ینظرون فیما فعلت فدعا بقدح من ماء بعد العصر فشرب والناس ینظرون الیہ فافطر بعضھم وصام بعضھم فبلغہ ان ناسا صاموا فقال اولٰئک العصاۃ" (ترمذی جلد اوّل باب فی کراھیۃ الصوم فی السفر)

ب - سفر کی کوئی خاص حد بندی مقرر نہیں جسے عام طور پر سفر قرار دیا جائے وہ اس شرعی رعائت کا مستحق بنا دے گا۔ بالعموم اس کا اندازہ ۱۰/۱ میل لگایا گیا ہے لیکن یہ اندازہ بھی کسی نص شرعی پر مبنی نہیں صرف احتیاط کے طور پر ہے۔

(ج) چونکہ سفر میں روزہ نہ رکھنے کی رعائت خالص رعائت نہیں بلکہ ایک رنگ کا قرض ہے جسے بعد میں پورا کرنا پڑتا ہے اس لئے مندرجہ ذیل مستثنیات کو جماعت احمدیہ کے فقہاء نے تسلیم کیا ہے۔

(ا) گھر سے سحری کھا کر چلے اور روزہ افطار کرنے سے پہلے پہلے واپس گھر پہنچ جانے کا ظن غالب ہو۔

(اا) جہاں ایک طرح سے مستقل مقیم ہے اور وہ بمنزلہ گھر کے ہے جیسے مثلاً طالب علم کے لئے اس کا ہوسٹل۔ وہاں سے سحری کھانے کے بعد چلے اور دوسری جگہ کہ وہ بھی بمنزلہ گھر کے ہے جیسے اپنا یا ماں باپ یا سسرال کا گھر افطاری سے پہلے پہنچ جانے کا ظن غالب ہو۔

(ااا) مذہبی اور جماعتی مرکز مثلاً مکہ۔ مدینہ یا ربوہ وغیرہ کہ یہ جگہیں بھی ایک مومن کے لئے بمنزلہ گھر کے ہیں۔

سفر کے دوران کسی جگہ قیام تین دن سے زیادہ ہو اور سحری وغیرہ کے انتظام میں کوئی مشکل نہ ہو ان سب صورتوں میں انسان چاہے تو باوجود ایک گونہ سفر کی حالت کے روزہ رکھ سکتا ہے لیکن ضروری پھر بھی نہیں۔ انسان افطار بھی کر سکتا ہے اور بعد میں قضاء۔ روزہ رکھنا فرض اور ضروری اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ انسان بالغ۔ تندرست اور مقیم ہو۔

خلاصہ یہ کہ سفر جاری کی حالت میں جبکہ سحری بھی سفر میں آئے اور افطاری بھی سفر میں ہماری جماعت کے نزدیک روزہ رکھنا جائز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیس من البر الصیام فی السفر۔ یعنی سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔

نیم سفر کی حالت میں جسکی مثالیں اوپر وضاحت سے دی جا چکی ہیں انسان چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو افطار کرے اور بعد میں گھر میں بحالت قیام اسکی قضاء کرے۔

سوال :- روزوں کی قضاء کے بارہ میں کیا حکم ہے نیز روزہ کب فرض ہوتا ہے۔

جواب :- جو روزے بھول۔ بیماری یا سفر کی وجہ سے رہ گئے ہوں انکی قضاء ضروری ہے۔ اور جو روزے جان بوجھ کر چھوڑے اُن کا علاج سچی توبہ ہے ورنہ وہ خدا کی گرفت میں ہے۔ روزے اسی وقت فرض ہوتے ہیں جب انسان پوری طرح بالغ ہو جائے صحت اچھی ہو اندازاً سولہ سترہ سال کی عمر میں۔

سوال :- معمولی بیماری میں روزہ رکھنے کے متعلق شرعی حکم کیا ہے۔

جواب :- معمولی بیماری وغیرہ میں انسان خود فیصلہ کر سکتا ہے آیا اس میں روزہ مضر ہے یا نہیں یا پھر تجربہ کے بعد اگر دیکھے کہ روزہ مضر پڑتا ہے تو افطار کرے ورنہ روزہ رکھنے اجازت ہے دراصل ایسے معاملات میں انسان اپنا مفتی خود ہے۔

سوال :- معتکف اعتکاف کے دوران مسجد سے نکل کر کہیں دوسری جگہ درس دے سکتا ہے یا نہیں۔

جواب :- اصل مسنون اعتکاف یہی ہے کہ حوائج ضروریہ کے علاوہ اور کسی کام کے لئے معتکف مسجد سے باہر نہ نکلے حوائج ضروریہ کی مثال پیشاب۔ پاخانہ یا وضو اور فرضی غسل وغیرہ کے لئے باہر آنا ہے یعنی ایسے کام جنکا کرنا ضروری ہے اور وہ مسجد کے اندر نہیں ہو سکتے۔ بعض فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ اعتکاف بیٹھتے وقت اگر معتکف نیت کرے کہ وہ فلاں فلاں ضروری کام کے لئے باہر جا سکے گا مثلاً بیمار پرسی جنازہ یا گھر سے کھانا لانا یا کہیں درس دینا۔ حجامت بنوانا وغیرہ تو یہ جائز ہے تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو ثابت ہے وہ پہلی صورت ہی ہے۔

سوال :- زمین کو رہن رکھنا یا زمین رہن لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں اور زر رہن کی واپسی تک اس جائیداد سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے یا نہیں۔

جواب :- زمین اور مکان وغیرہ رہن پر لینا اور دینا دونوں صورتیں جائز ہیں۔ حسب فیصلہ مجلس افتاء اسکی شرعی صورت مندرجہ ذیل ہوگی۔ (ا) اگر جائیداد منقولہ ہو تو رہن کی شرعی صورت صرف یہ ہے کہ جائیداد منقولہ مرتھن کے قبضہ و تصرف میں واقعی طور پر دیدی جائے مرتھن اسے استعمال کرنے کا حق رکھتا ہے اور اسکی حفاظت اور نگہداشت کا وہ ذمہ دار ہے۔

(ب) اگر جائیداد غیر منقولہ ہو تو بھی رہن کی شرعی صورت رہن باقبضہ ہی ہے خواہ مرتھن قبضہ خود لے یا راہن کو بحیثیت کرایہ دار اس پر قابض رہنے دے موخرالذکر صورت میں راہن کرایہ داری کی تمام شرائط کا پابند ہوگا اور ہر دو صورت میں مرتھن اس جائیداد کی حفاظت اور نگہداشت کا ذمہ دار ہوگا (ج) اگر جائیداد راہن کے قبضہ میں بہ حیثیت کرایہ دار رہے اور وہ ضائع ہو جائے لیکن اس ضیاع میں راہن کا کوئی قصور یا کوتاہی نہ ہو تو زر رہن بھی کلیتہً یا نقصان کی حد تک ضائع ہو جائے گا مرتھن اگر خود قابض ہو اور جائیداد ضائع ہو جائے تو بھی زر رہن کلیتہً یا نقصان کی حد تک ضائع ہو جائے گا۔

سوال - حدیث میں آتا ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پھر بایاں پاؤں رکھے اس طرح مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پھر دایاں پاؤں نکالے لیکن دوسری حدیث یہ ہے کہ پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننا چاہیئے اور پھر بائیں پاؤں میں ان احادیث میں تطابق کی کیا صورت ہوگی؟

جواب :- جوتا پہننے اور مسجد میں سے نکلنے سے متعلق احادیث کی تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ مسجد سے باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں نکالے اور جوتے کے اوپر رکھے پھر دائیں پاؤں میں جوتا پہن لے اس کے بعد بائیں پاؤں میں جوتا پہنے۔

مسجد مبارک ربوہ میں معتکف ہونے والی مستورات

جن بہنوں کو امسال مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت دی گئی ہے ان کے نام یہ ہیں :-

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۱- والدہ بشارت احمد صاحب سمن آباد دین لاہور
۲- تاج بی بی صاحبہ ہمشیرہ ظہور احمد صاحب ناصر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ
۳- اہلیہ صاحبہ ماسٹر غلام محمد صاحب لفٹیننٹ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ
۴- آمنہ بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری عبدالحق صاحب مرحوم - دارالیمن ربوہ
۵- محمد بی بی صاحبہ والدہ عطاء اللہ صاحب ایم اے دارالصدر غربی الف
۶- نسیم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اختر صاحب تارڑ ڈاکخانہ خاص - ضلع گوجرانوالہ
۷- عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمد شاہ صاحب مرحوم فیکٹری ایریا - ربوہ
۸- عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالکریم صاحب فیکٹری ایریا ربوہ
۹- حمیدہ صاحبہ اہلیہ حکیم حفیظ الرحمان صاحب راوی پارک لاہور
۱۰- اختر النساء صاحبہ اہلیہ منشی نور محمد صاحب مرحوم ہیڈ کلرک صدر انجمن احمدیہ
۱۱- نواب بیگم صاحبہ علی پور ملتان
۱۲- خدیجہ بیگم صاحبہ زوجہ حکیم محمد عاشق صاحب بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ
۱۳- آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمد عبداللہ صاحب ٹھیکیدار محلہ دارالیمن ربوہ
۱۴- حسین بیگم صاحبہ والدہ چوہدری بشیر احمد صاحب ولیکا لنگے ضلع گجرات
۱۵- سردار بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مصطفےٰ صاحب چک پنیار ضلع سرگودھا
۱۶- امۃ الحفیظ عفت صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ
۱۷- ریشم بی بی صاحبہ اہلیہ راجہ دلاور خان صاحب مرحوم چک ۹۵ ڈیری فارم ضلع گجرات
۱۸- رسول بی بی صاحبہ بیوہ برکت علی صاحب کوٹلی مالو ضلع گوجرانوالہ
۱۹- فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوفی حبیب اللہ صاحب محلہ شیر شاہ کراچی نمبر ۹
۲۰- مریم بی بی صاحبہ اہلیہ غلام محمد صاحب شاہدرہ ٹاؤن - لاہور
۲۱- عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالجبار صاحب صدر لجنہ سرگودھا
۲۲- اللہ رکھی صاحبہ سرگودھا
۲۳- حرمت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری فضل احمد صاحب چک 185 R.B
۲۴- ریشم بی بی صاحبہ اہلیہ مولی بخش صاحب مرحوم گوجرہ
۲۵- حسنہ بی بی صاحبہ زوجہ مہر اللہ دتہ صاحب گلبرگ کالونی لائلپور
۲۶- استانی محمودہ صاحبہ مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ
۲۷- محمد بی بی صاحبہ دارالرحمت شرقی ربوہ
۲۸- بیگم چوہدری دوست محمد خان صاحب صدر لجنہ گوجرانوالہ
۲۹- والدہ ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب
۳۰- فاطمہ صاحبہ اہلیہ سید عبدالغفور شاہ صاحب سیالکوٹ
۳۱- محمد بی بی زوجہ چوہدری محمد فیروز صاحب تارڑ ضلع گوجرانوالہ
۳۲- اہلیہ صاحبہ عبدالرحیم صاحب درویش ربوہ
۳۳- عالمہ صاحبہ والدہ مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز ربوہ
۳۴- عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد حسین شاہ صاحب - جھنگ صدر
۳۵- والدہ صاحبہ لوائے مخدوم ، نظم تیلی انسپکٹر
۳۶- زینت بیگم صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار عبداللطیف صاحب ربوہ - گوجرانوالہ
۳۷- اہلیہ صاحبہ شیخ محمد علی صاحب انبالوی
۳۸- محمودہ خاتون صاحبہ از حلقہ دارالرحمت شرقی ربوہ
۳۹- تاج بی بی صاحبہ ربوہ
۴۰- رشیدہ زرینہ صاحبہ بنت قاضی رشید الدین صاحب محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ
۴۱- مہر بی بی صاحبہ والدہ محمد عبداللہ صاحب
۴۲- کرم بی بی صاحبہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
۴۳- صالحہ بی بی صاحبہ والدہ محمود صاحب چک سکندر -

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۹۱- محترمہ بیگم صاحبہ خلیفہ عبدالرحیم صاحب آف جموں سیالکوٹ شہر	۳۰۰ـــ۰۰
۲۹۲- محترمہ بیگم صاحبہ ملک عبدالغنی صاحب "	۳۰۰ـــ۰۰
۲۹۳- محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ بیگم رحمت اللہ صاحب "	۳۰۰ـــ۰۰
۲۹۴- محترمہ بیگم صاحبہ شریف احمد صاحب	۳۰۰ـــ۰۰
۲۹۵- محترمہ مسز کیپٹن نذیر احمد صاحب چک ۸۲ ج ب ضلع سرگودھا	۳۰۰ـــ۰۰
۲۹۶- محترمہ عنایت بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ	۳۰۰ـــ۰۰
۲۹۷- محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ گنگا پوری دارالرحمت شرقی ربوہ	۳۰۰ـــ۰۰
۲۹۸- مکرم ڈاکٹر ہلال الدین صاحب کراچی منجانب اہلیہ خود مبارکہ بیگم صاحبہ مرحومہ	۳۰۰ـــ۰۰
۲۹۹- محترمہ شوکت سعید حق صاحبہ بیگم ڈاکٹر احسان الحق صاحب چک الاٹمنٹ جہلم	۳۰۰ـــ۰۰
۳۰۰- مکرم الحاج شیخ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ منجانب والدہ کرم النساء بی بی صاحبہ مرحومہ	۳۰۰ـــ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان برائے ترسیل رقوم و چندہ جات

قاعدہ یہ ہے۔ کہ ہر قسم کے چندہ کی رقم افسر صاحب خزانہ کے نام ارسال کی جائے۔ بعض عہدہ داران چیک یا ڈرافٹ وغیرہ نظارت ہذا کے نام ارسال کر دیتے ہیں۔ اس طرح رقم محسوب ہونے میں دیر ہو جاتی ہے کیونکہ رقم خزانہ میں پہنچنے پر ہی محسوب کی جاتی ہے لہٰذا کوئی چیک یا ڈرافٹ نظارت ہذا کو بھیجنے کی بجائے براہ راست افسر صاحب خزانہ کے نام ارسال کئے جائیں۔ اور رقم کی تفصیل ضرور ارسال کی جائے۔

نیز یہ بھی خیال رہے۔ کہ چیک صرف اس صورت میں بھیجا جائے۔ جب کسی مقام پر ڈرافٹ بنوانے کی سہولت موجود نہ ہو۔ ورنہ ڈرافٹ بنوا کر بھیجا جائے۔ کیونکہ چیک کی رقم اس وقت تک محسوب نہیں ہو سکتی جب تک بنک کی طرف سے اس کی وصولی کی اطلاع نہ مل جائے اور اس میں بعض دفعہ کئی ہفتے لگ جاتے ہیں جس سے رقم بھی خواہ مخواہ بند رہتی ہے اور ہمارے استعمال میں نہیں آ سکتی۔ اور بھیجنے والوں کو بھی پریشانی ہوتی ہے کہ رقم کیوں محسوب نہیں ہوئی۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست (قسط ۴)

تحریک جدید کے سال ۳۲ میں وعدہ کے ساتھ ہی رقم ادا کرنے والے مجاہدین

۳۱- مکرم نذیر احمد صاحب ڈار معہ اہل و عیال - کراچی	۵۱۰ــ۰۰ روپے
۳۲- " قاضی حبیب الدین احمد صاحب "	۲۲۱ــ۰۰ "
۳۳- " قاضی نعیم الدین احمد صاحب "	۱۵ــ۰۰ "
۳۴- " شیخ نور الٰہی صاحب "	۱۱ــ۰۰ "
۳۵- " چوہدری منیر احمد نواز صاحب "	۷۵ــ۰۰ "
۳۶- " میجر شمیم احمد صاحب معہ اہل و عیال "	۴۵۰ــ۰۰ "
۳۷- " شریف احمد صاحب صدیقی معہ اہلیہ صاحبہ "	۲۶ــ۷۵ "
۳۸- " نعیم احمد صاحب "	۱۳ــ۰۰ "
۳۹- " یاسین صاحب "	۶۰ــ۰۰ "
۴۰- " حافظ محمد حنیف صاحب معہ اہل و عیال "	۳۶ــ۰۰ "

(وکیل المال تحریک جدید)

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید کا جنوری کا شمارہ خریداروں کی خدمت میں ارسال کیا جا چکا ہے اگر کسی صاحب کو دو چار روز کے اندر اندر نہ ملے تو ہمیں اطلاع دیں ہم دوبارہ بھجوا دیں گے انشاء اللہ۔ اس شمارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ، مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی جلسہ سالانہ کی تصاویر کے علاوہ ہمارے گیمبیا کے احمدی دوست الحاج الف ایم سنگھاٹے قائم مقام گورنر جنرل کی تصویر بھی شامل ہے۔ امید ہے کہ یہ پرچہ غیر از جماعت دوستوں میں تعلیم کے لئے مفید ثابت ہوگا قیمت فی پرچہ پندرہ پیسے۔ سالانہ چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ

(منیجر ماہنامہ)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم سید بشیر احمد شریفی ولد سید عبد الغنی صاحب شریفی (مرحوم) کا نکاح عزیزہ امۃ الجمیل بنت ڈاکٹر محمد ظہور صاحب کے ساتھ بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۶۵ء کو سرگودھا پڑھا۔ صحابہ کرام و مخلصین جماعت سے استدعا ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت بنا دے آمین

(والدہ شریفی ۳/۹۷ فرید ٹاؤن منٹگمری)

۲۔ میرے لڑکے لطیف احمد ایم اے کا نکاح فاطمہ بیگم ایم اے بنت سید عبد الغنی صاحب فاضل وکیل کراچی سے بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ مہر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے ۳۰ دسمبر ۱۹۶۵ء کو پڑھا۔ اور دعا فرمائی۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مثمر ثمرات حسنہ سے نوازے۔ رخصتانہ مورخہ ۲۲ دسمبر بروز جمعۃ المبارک ہوا۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعا فرمائی۔ دعوت ولیمہ مورخہ ۲۵ دسمبر کو بعد نماز مغرب میرے مکان واقع گولبازار میں ہوئی جس میں حضرت و احباب جماعت نے شرکت فرمائی۔

(روشن دین صراف۔ ربوہ۔ گولبازار ۱۲/۱۵)

اعلان دار القضاء

مکرم محمد اکبر صاحب ولد مکرم ٹھیکیدار محمد رمضان صاحب مرحوم محلہ دار الرحمت غربی ٹیکسٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی کہ مکرم والد صاحب مرحوم مورخہ ۲۳/۱۱/۶۵ کو وفات پا چکے ہیں ان کی جو امانتی رقم خزانہ تحریک جدید ربوہ میں جمع ہے وہ مجھے دلائی جائے تا میں مرحوم کے قرض کی ادائیگی کر سکوں۔ مرحوم کے ورثاء میں میرے علاوہ چھ بھائی محمد اشرف تین ہماری ہمشیرگان (بشیرہ بیگم صاحبہ سلیمہ بیگم صاحبہ۔ اور رابعہ بیگم صاحبہ) اور ایک ہماری والدہ ہیں۔ میں دوسرے ورثاء کی طرف سے ان کی رضامندی کی تحریریں بھی پیش کر سکتا ہوں۔ افسر صاحب امانت تحریک جدید نے اطلاع دی ہے کہ مرحوم کی امانت میں -/۹۳۹ روپے موجود ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)
۹ جنوری ۱۹۶۶ء

درخواستِ دعا

عاجز عرصہ چھ ماہ سے بعارضہ گردہ بیمار ہے۔ اور کافی علاج کرا چکا ہوں تا حال آرام نہیں آیا۔

احباب میرے لئے ان بابرکت ایام میں خاص طور پر دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا کرے۔ آمین۔

(خاکسار فضل الٰہی ارشد۔ گلاسی پلاٹ ربوہ)

گمشدہ بکس

جلسہ سالانہ کے موقع پر فضل احمد صاحب چک ۶۱ سیدیانوالہ ضلع لائل پور کا بس کے اڈہ پر بکس گم ہو گیا ہے۔ بکس میں ضروری اسناد تھیں اگر کسی دوست کو ملے تو ضرور اطلاع دیں۔

(خاکسار محمد اسحٰق ہیڈ کلرک اے ایم او۔ ورکشاپ لیہ ضلع مظفر گڑھ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے تحریری طور پر آگاہ فرما دیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہے بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر ۱۸۰۰۹ میں رابعہ بی بی زوجہ ملک عبد المالک قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دینا اس ڈاک خانہ دینا اس ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ پانچ سو روپے تھا۔ اس کے عوض چچا نے مکان دے دیا یہ مکان دینا اس ضلع جہلم میں ہے۔ یہ مکان سرکاری زمین پر ہے۔ ہمارا صرف ملبہ ہے جس کی قیمت پانچ سو روپے ہے۔

۲۔ زیور میرا کوئی نہیں۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے

العبد:۔ رابعہ بی بی

گواہ شد:۔ ملک عبد المالک خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۸۰۱۰ میں سید لقمان شاہ ولد سید عبد الرحیم شاہ قوم سید ترمذی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ۳۶/۱۵ دستگیر کالونی ڈاک خانہ کراچی نمبر ۱۹ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بزرگوار بفضل خدا حیات ہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۵۲ روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں تاریخ تحریر وصیت سے داخل کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ سید لقمان شاہ بقلم خود

گواہ شد:۔ سید سعادت شاہ ولد سید گلاب شاہ

گواہ شد:۔ شیخ رفیع احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ کراچی۔

ہوالشافی

دانت مت نکلوایئے

یہ علاج نہیں دانتوں کی موت ہے۔ پائیوریا مسوڑھوں کی خرابی کے لئے وٹامن سی اور کیریز (دانتوں کے گھن) کے لئے کیلسیم وغیرہ بے کار ہیں کیونکہ آپ غذا سے ان چیزوں کو جزو بدن بنانے کے اہل نہیں۔ "اینٹی پائیوریا" اور "اینٹی کیریز" کھانے سے غذا میں سے یہ چیزیں جزو بدن بننے لگتی ہیں اور مسوڑھے اور دانت مضبوط اور تندرست ہو جاتے ہیں قیمت فی دوا مکمل کورس -/۱۰ روپے دانت درد "ٹوتھ کیور" سے منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے قیمت -/۲ تفصیلات کے لئے لٹریچر مفت طلب فرمائیں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی لاہور و ربوہ

رمضان میں غرباء کے ساتھ ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے

بخیل کا بخل کم ہو جاتا ہے اور سخی پہلے سے بھی بڑھ کر سخاوت کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کی برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"چوتھی بات روزے اور تقویٰ میں تعلق کی یہ ہے اور اس پر میں نے پچھلے سال بھی زور دیا تھا کہ بعض باتیں ذاتی ہوتی ہیں اور بعض باہر سے آتی ہیں۔ بعض قسم کی نیکیوں کا علم احساسات اور علم کے ذریعہ ہوتا ہے اور جب تک علم نہ ہو انسان ان نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ امراء کا طبقہ عام لوگوں کی حالت سے ناواقف ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ بات یہ ہے کہ جسے کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو اسے اس کا احساس نہیں ہوتا۔ امراء چونکہ ان حالات میں سے نہیں گزرتے جن میں سے غرباء کو گزرنا پڑتا ہے اس لئے ان کی تکالیف کا احساس نہیں ہوتا۔ مثلاً امیروں کو بھوک کی شکایت نہیں ہوتی ان کو اگر شکایت ہوتی ہے تو بدہضمی کی ہوتی ہے۔ اور ان کو معدہ کی طاقت کی دوائیں استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اگر نوکر سے ایک منٹ کھانا لانے میں دیر ہو تو خفا ہوتے ہیں اور اگر کہا جائے کہ وہ روٹی کھا رہا ہے تو کہتے ہیں کیا وہ مرنے لگا تھا پھر کھا لیتا۔ کیونکہ ان کو بھوک کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو غریبوں کے احساسات کا پتہ نہیں ہوتا۔ غریبوں کو رات رات بھر جگاتے ہیں مگر ان کو اس تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو کوئی خبر نہیں ہوتی کہ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو کھانا نہیں ملتا مگر جب امراء کو رمضان میں کہا جاتا ہے کہ رات کو جاگیں اور ان کو سحری کے لئے رات کو جاگنا پڑتا ہے اور ان کے آرام میں خلل آتا ہے تب ان کو دوسروں کے جاگنے کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ وہ کھانا کھاتے ہیں مگر ان کے کھانے کے وقت کو دو وقت میں مقید کر دیا جاتا ہے کہ صبح سحری کے وقت اور بعد افطار۔ وہ اس وقت کو اس خیال سے کاٹتے ہیں کہ کھانے کے لئے چیزیں تیار ملیں گی۔ اور وہ صبح کو اٹھ کے کھاتے ہیں۔ لیکن غریب جس کو کوئی توقع نہیں ہوتی کہ آج اس کو ملے گا بھی یا نہیں۔ اس کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے کیونکہ امیر سمجھتا ہے کہ ہم گھڑیاں گنتے ہیں کہ کب مؤذن اذان کہے اور ہم کھانا کھائیں لیکن غریب کی حالت یہ ہے کہ اس کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ابھی کے راتیں اور کتنے دن اسی طرح گزارنے ہیں۔ پھر اگر کوئی بیمار ہو تو روزہ نہیں رکھتا۔ مگر غریب کو اپنی بیماری یا بچوں کی بیماری میں جہاں فاقہ کشی کی تکلیف ہوتی ہے وہاں دوائی کے لئے بھی پاس کچھ نہیں ہوتا اگر غریب بیمار ہو تو ڈاکٹر اپنے ذمہ کے مطابق اس کو کہے کہ دودھ پیو تو وہ شرمندہ ہو کر گردن جھکا لے گا کہ مجھے تو روٹی بھی نہیں ملتی دودھ کہاں سے لاؤں۔ ڈاکٹر اس کو چاول بتائے گا مگر اس کے گھر تو آٹا بھی نہیں ہوگا۔ پھر امیر کا روزہ اکیلے کا روزہ ہے مگر غریب کی بھوک میں اس کے بال بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔ امیر خود نہیں کھاتا مگر اس کے بال بچے کھاتے پیتے ہیں اس لئے امیر کی تکلیف اس کے اپنے جسم تک محدود ہے مگر غریب کی تکلیف اس کے جسم سے گزر کر اس کی روح تک اثر کرتی ہے کیونکہ وہ اپنے ساتھ اپنے ننھے بچوں کو بھی بھوکا دیکھ کر ایک اور تکلیف اٹھاتا ہے پھر امیر کے لئے بھوک کے مٹانے کا وقت ہر لحظہ قریب آرہا ہوتا ہے لیکن غریب کے لئے کھانا ملنے کا وقت قریب آنے کی امید نہیں ہوتی۔ لیکن جب امیر خدا تعالیٰ کے لئے روزے رکھتا ہے تو اسے غریبوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے اور سخاوت کرتا ہے اور یہ سخاوت اس کو تقویٰ کی طرف لے جاتی ہے

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپ رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کرتے اور غرباء و مساکین کی خبر گیری فرماتے تھے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ رمضان کے علاوہ سخاوت نہ کرتے تھے آپ ہمیشہ ہی سخاوت کرتے تھے مگر رمضان کے دنوں میں آپ کو اور زیادہ احساس غرباء کے حال کا ہو جاتا تھا تو روزہ سے ہر شخص میں اس کی حالت کے مطابق غرباء سے ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ جب میں ایک مہینہ میں اس قدر تکلیف اٹھاتا ہوں اور مجھ کو اس قدر تکلیف ہوتی ہے تو جن لوگوں پر بارہ مہینے ہی یہ کیفیت گزرتی ہے ان پر کیا حالت گزرتی ہوگی اور ان کی تکلیف کا کیا اندازہ ہوگا۔ پس رمضان میں بخیل کا بخل کم ہو جاتا اور جو بخیل نہ ہو اسے سخاوت کی عادت پڑتی ہے اور سخی خدا کی مخلوق سے اور زیادہ ہمدردی کرتا ہے اور اس طرح سخاوت اور ہمدردی انسانی جو جزو ایمان ہے اس سے کام لینے کا انسان خوگر ہو جاتا ہے۔"

(الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۶۵ء)

اعلانِ تاشقند کے تحت بھارت مسئلہ کشمیر حل کرنے کا پابند ہے

کوئی ملک کشمیر کو بھارت کا حصہ تسلیم نہیں کرتا۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان کا بیان

راولپنڈی ۱۳۔ جنوری۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کل رات یہاں کہا کہ اعلانِ تاشقند مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کی طرف ایک اہم قدم ہے کیونکہ اس کے ذریعہ بھارت نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کشمیر پر تنازعہ موجود ہے۔ اس بات سے بھارت اب تک انکار کرتا رہا ہے مزید براں اس اعلان کے ذریعہ دونوں ملکوں کے لئے یہ بات لازم قرار دے دی گئی ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر اور دوسرے تنازعات کا تصفیہ کریں۔

انہوں نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اعلان تاشقند کے پہلے پیراگراف میں مسئلہ جموں و کشمیر کا ذکر کیا گیا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے۔ دوسرے تمام تنازعات کے مقابلہ میں مسئلہ کشمیر کو ترجیح دی گئی ہے۔

ترجمان نے کہا ہے کہ اعلان تاشقند کے پہلے پیراگراف سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ صدر ایوب اور آنجہانی وزیر اعظم شاستری نے مسئلہ کشمیر پر بات چیت کی ہے اور مسٹر شاستری نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان یہی مسئلہ کشیدگی کا باعث بنا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اعلان میں دونوں ملکوں کے تمام مسائل کو جن میں کشمیر کا تنازعہ بھی شامل ہے پر امن طور پر حل کرنے کو کہا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ دنیا کے کسی ملک نے بھارت کے اس مؤقف کو تسلیم نہیں کیا کہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ توقع بھی نہیں رکھی گئی کہ دونوں ملکوں کے سربراہوں کی ملاقات میں جو جنگ کے بعد ہوئی ہے مسئلہ کشمیر حل ہو جائے گا۔ دونوں ملکوں نے اپنے اپنے میزبان ملک روس کے ساتھ مل کر اس بات کا اندازہ کیا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان اور بھارت کے درمیان اختلافات کی خلیج کتنی وسیع ہے۔ ان مذاکرات کے نتیجہ میں روس کو اس مسئلہ کے متعلق زیادہ واقفیت ہو گئی ہے۔

ترجمان نے کہا کہ پاکستان کی خواہش تھی کہ جس طرح دوسرے کچھ تنازعہ کے تصفیہ کے لئے ایک ایسا طریقہ وضع کیا گیا ہے جس پر از خود عمل ہوتا رہے گا اسی طرح مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے خود کار طریقہ وضع کیا جائے۔ ایسا تو نہ ہو سکا۔ البتہ دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کے ذمہ دار معاملات پر بات چیت کرنے کے لئے ایک مشینری قائم کی گئی۔ یہ مشینری اعلان تاشقند کے پیرا (۹) کے تحت قائم کی گئی ہے اگر دونوں دیانتداری سے تنازعات حل کرنے کے خواہش مند ہوئے تو یہ مشینری ان کے حل میں مدد دے گی۔

ترجمان نے کہا کہ اعلان تاشقند کی بنیاد یہ ہے کہ دونوں ملک اپنے تنازعات حل کرنا چاہتے ہیں پیرا نمبر ۱ کے تحت پاکستان یہ تجویز کرے گا کہ مسئلہ کشمیر حل کیا جائے۔ دونوں ملکوں نے اس بات کا پھر اعادہ کیا ہے کہ وہ اپنے اختلافات پر امن طور پر طے کریں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ملک کسی تنازعہ کے تصفیہ کی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈالے گا۔

انہوں نے کہا کہ بعض لوگوں نے جن میں ملک کے بہت ذہین لوگ بھی شامل ہیں ان خدشات کا اظہار کیا ہے کہ اعلان تاشقند سے مسئلہ کشمیر پس منظر میں چلا گیا ہے حالانکہ یہ درست نہیں ہے

آنجہانی شاستری کی آخری رسوم ادا کر دی گئیں

نئی دہلی ۱۳ جنوری۔ بھارتی وزیر اعظم آنجہانی شاستری کا کریا کرم کل مکمل ہو گیا دوپہر کو ان کے بڑے لڑکے ہری کشن جناب نے چتا میں آگ لگائی اور چند لمحوں میں آخری رسوم کی تکمیل ہو گئی۔ اس موقعہ پر متعدد ممالک کے نمائندے ممتاز شخصیتیں اور سفیر موجود تھے اس کے علاوہ ۱۰ لاکھ سوگوار بھارتی باشندے بھی وہاں موجود تھے۔ چتا صندل کی بنائی گئی تھی اور اس میں آگ لگتے ہی فوجی بینڈ نے الوداعی دھنیں بجائیں اور ہتھیار الٹے کر دیئے پاکستان کی نمائندگی مسٹر غلام فاروق اور بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ارشد حسین نے کی۔